سوال

(506) قبضے سے پہلے جائیداد تقسیم نہیں کرسکتے

جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

1۔ایک شخص احمد تھا اس کے ایک پسر محمود زوجہ اولیٰ سے ہے۔

2۔احمد نے بعد انتقال زوجہ اولیٰ کے عقد ثانی کرلیا۔جس کے بطن سے سات پسر متولد موجود ہیں۔

3۔احمد نے محمود کے نام کچھ جائیداد بھی کسی وجہ سے کھیوٹ کرادیا تھا۔

4اب محمود خواستگار تقسیم جائیداد ہے اور احمد اب تک باحیات مستعار قائم ہے تو محمود جائیداد تقسیم پانے کا مستحق ہے یا نہیں؟اگر ہے تو کس طرح حصص شرعیہ ہوسکتا ہے یا بعد انتقال احمد کس طرح برادران مختلف بطن میں شرعاً حصص ہوگا نیز جائیداد محمود میں پسران بطن ثانی کے حصہ پانے کے مستحق ہوں گے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اگر احمد کا مطلب محمود کے نام جائیداد کے کھیوٹ کردینے سے جائیداد مذکورہ کا محمود کو ہبہ کردینا ہے تو اس صورت میں کہ احمد نے محمود کو ہنوز جائیداد مذکورہ پر قبضہ نہیں دیا ہے محمود جائیداد مذکورہ کے تقسیم کرا پانے کا مستحق نہیں ہے۔

"روي احمد والطبراني عن ام كلثوم بنت ابي سلمة وهي بنت ام سلمة قالت: لما تزوج النبي صلى الله عليه وسلم ام سلمة قال لها: انى قد اهديت الى النجاشى حلة واواق من مسك ولا اري النجاشى الاقدمات ولا اري هديتى الامردودة على فان ردت على فهى لك قال: وكان كما قال الحديث واسناده حسن "(فتح الباري طبع دہلی 2/540)

(امام احمد اور طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے ام کلثوم بنت ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے جو ام سلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیٹی ہیں وہ بیان کرتی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کی تو انھیں کہا: "میں نے نجاشی کے پاس ایک حلہ اور چند وقیے مسک کا ہدیہ ارسال کیا ہے میرا گمان ہے کہ نجاشی فوت ہوگیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ میرا ہدیہ میرے پاس واپس آجائے گا اگر وہ میرے پاس آگیا تو وہ تیرا ہوگا۔"راوی کہتے ہیں کہ ایسے ہی ہوا جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔الحدیث اس کی سند حسن ہے)

"عن مالك عن ابن شهاب الزهري عن عروة عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت: ان ابا بكر الصديق رضى الله عنه كان نحلها جاد عشرين وسقا من ماله بالغابة فلما حضرته

الوفاۃ قال : واللہ یا بنیۃ ما من الناس احب الی غنیً بعدي منک ولا اعز علی فقرا بعدي منک وانی کنت نحلتک جاد عشرین وسقا فلو کنت جددتیہ واحتزیتہ کان لک لان الحیازۃ والقبض شرط فی تمام الھبۃ وقال ابو عمر : اتفق الخلفاء الاربعۃ عی ان الھبۃ لا تصح الا مقبوضۃ وبہ قال الائمۃ الثلاثۃ وقال احمد ھو الیوم مال وارث وانما ھما اخواک واختاک فاقسموہ علی کتاب اللہ" (موطا مالک مع شرحہ الزرقانی مطبوعہ مصر 217/2)

(امام مالک رحمۃ اللہ علیہ محمد بن شہاب زہری سے روایت کرتے ہیں وہ عروہ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان (عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو غابہ نامی اپنی زمینی سے بیس وسق کا عطیہ دیا پھر جب ان کی وفات کا وقت آیا تو انھوں نے کہا اے بیٹی ! مجھے اپنے بعد غنا کی حالت میں تجھ سے زیادہ محبوب کوئی نہیں اور مجھے تیرا فقر اپنے بعد سب سے زیادہ ناگوار ہے میں نے تجھے بیس وسق کا عطیہ دیا تھا اگر تو ان کو توڑے اور ان کی مالک بنے تو وہ تیری ہی ہیں کیوں کہ مالک بننا اور قبضہ کرنا ہبہ کے مکمل ہونے کی شرط ہے ابو عمر نے کہا ہے چاروں خلفا کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ہبہ اس صورت میں درست ہے ۔ جب اس پر قبضہ کیا جائے ائمہ ثلاثہ کا بھی یہی موقف ہے امام احمد اور ابو ثور نے کہا ہے کہ قبضہ کیے بغیر بھی ہبہ اور صدقہ صحیح ہے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایک غیر صحیح سند کے ساتھ یہی موقف مروی ہے آج وہ وراثت والا مال ہے اور وہ (وارث) تیرے دو بھائی (عبد الرحمٰن اور محمد) اور دو بہنیں ہیں لہٰذا اسے کتاب اللہ کے مطابق تقسیم کر لینا)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الفرائض، صفحہ: 745

محدث فتویٰ